برہان میں شائع ہوگا۔ اس سلسلہ کے مقالات ۲۵ مارچ ۵۴ء تک دفتر برہان میں اڈیٹر کے نام موصول ہو جانے چاہئیں۔

موصوف کے نقطۂ نظر اور منشار کی وضاحت ان کے چند فقروں سے ہوگی جو انھوں نے اپنے خط میں لکھے ہیں۔ مقالہ نگار حضرات اس کو پیشِ نظر رکھیں تو بہتر ہے، لکھتے ہیں۔

"عام طور پر مسلمان نوجوانوں کے لئے تقدیر اور جہاد دو متضاد مسائل ہیں۔ اگر علماً نہیں تو عملاً ضرور ہیں یہ چیز میرے نزدیک زہر قاتل ہے۔ میں انھیں تاثرات کے ماتحت آپ کو اس وقت یہ لکھ رہا ہوں اور التجا کرتا ہوں کہ آپ برہان کے ذریعہ علمار سے استفسار کیجئے کہ وہ ان دونوں پر قرآن وحدیث اور علوم جدیدہ کی روشنی میں بحث کریں۔ حال میں ہی میری نظر سے چند ہندو علمار کی تصانیف گذری ہیں۔ پڑھنے کے بعد میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ اسلامی جہاد کا مفہوم ان لوگوں نے اپنے مذہب میں بھی جذب کرنا شروع کردیا ہے۔ بال گنگا دھر تلک۔ گیتا راسیا (Gita Rahsya) میں کرم یوگ کی بحث کے اندر جو درس دیتا ہے وہ سراسر جہاد قرآنی ہے !! کبھی جہاد ان لوگوں کے لئے ہوّا تھا اور اب یہ اسے اپنا رہے ہیں۔"

کالجوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے جو نتائج اب ہندوستان میں پیدا ہو رہے ہیں اُن سے وہ حضرات بخوبی واقف ہیں جو ہندوستان کے اعلیٰ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کے حالات اور ان کی معاشرت سے پورے طور پر باخبر ہیں۔ مخلوط تعلیم کا سب سے زیادہ مہلک اثر یہ ہو رہا ہے کہ گھریلو زندگی برباد ہوتی جارہی ہے۔ اور شریف انسانیت کا نظامِ اخلاق تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ اسی احساس کے باعث پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ سوویٹ روس نے اپنے ہاں مشترکہ تعلیم کو قانوناً ممنوع قرار دیدیا ہے اور اس بات کا صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ انھوں نے اس تعلیم کا جو تجربہ حاصل کیا ہے وہ قطعاً ناکام اور مایوس کن رہا ہے۔ اسی طرح مدراس میں ابھی حال میں مابعدِ جنگ تعمیراتِ جدید کی سب کمیٹی نے جو خواتین پر مشتمل تھی اس بات کی سفارش کی ہے کہ ثانوی درجات میں مشترکہ